13467-دین ثابت اور متغیر میں تقسیم نہیں

سوال

کیا ثابت اور تغرات مین دین کی تقسیم ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی کی حمدوثنااوراللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام اورجوانہیں سے دوستی کرے اس پر درودسلام کے بعد۔۔۔۔

اس آخری دورمیں ہم یہ سننا شروع ہوئے ہیں کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ دین ثابت اور تغیر میں تقسیم ہے ۔

جتنا ہمیں علم ہے اس کے مطابق تو اس عبارت کا اہل علم کی کلام میں وجودہی نہیں پایا جاتا کیونکہ دین سارے کا سارا ثابت اس لئے کہ اللہ تعالی نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہی دین کے کامل کرنے اوراحکام میں استقرار پیدا کرنے کے بعد کیا تو اب قیامت تک تغیر وتبدل نہیں اور نہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے کو یہ صلاحیت حاصل ہے کہ وہ اس میں تغیر وتبدل کرسکے ۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا}۔ المائدۃ/(3)

تودین اسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اپنی رخصتوں اور عظیمتوں کے ساتھ مستقر اور ثابت ہوچکا ہے تو اس میں نہ توکسی چیز کا اضافہ ممکن ہے اور نہ ہی تغییر اور نہ ہی کمی ونقص ہوسکتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے اور نہ اس کے پیچھے سے یہ خوبیوں والے اور حکمتوں والے اللہ تعالی کی طرف سے نازل کردہ ہے}۔ فصلت ۔/(42)

اور یہ کلمہ : ثابت اور متغیر ،، جو بعض طالب علموں کی زبان زدعام ہے اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ لوگ جو کہ خواہشات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں وہ اسے فرصت جانیں اور یہ کوشش کریں کہ وہ احکام جو کہ ان کی رغبتوں اور خواہشات کے موافق نہیں اور اسے غنیمت جانیں ۔

اس کے متعلق اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے :

{اور اگر حق ہی ان کی خواہشوں کا پیرو ہوجائے تو زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز درہم برہم ہوجائے}۔ المومنون ۔/(71)

اور یہ کلمہ جو کہ بعض طلبہ کہتے ہیں اگرچہ اسکا ایک پہلو صحیح بھی ہے اس سے ان کی مراد علماء کے اجتہادات ہیں جن میں کوئی نص وارد نہیں کیونکہ مجتہد کا اجتہاد بعض اوقات دلائل کے اعتبار سے بدل بھی سکتا ہے جیسے جیسے اس کے پاس دلائل کا اظہار ہو گا تو وہ اجتہاد میں اوقات اور مسائل کے لحاظ سے اس میں بھی تبدیلی واقع ہو گی۔

جب میراث میں معاملہ میں عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا اجتہاد مختلف ہوا تو وہ فرمانے لگے :

(یہ وہ تھا جو ہم فیصلہ کیا تھا اور یہ وہ ہے جواب ہم فیصلہ کر رہے ہیں)۔

مجتہد کا اجتہاد تو صرف ایک رائے ہوتی ہے اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اللہ تعالی کا حکم ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کے موافق ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مخالف ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر ایک کی بات مانی اور رد بھی کی جا سکتی ہے۔

اور پھر مجتہدین کا اجتہاد ثابت اور متغیر میں تقسیم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ سب کا سب قابل تغیر ہے یہ کہ جب بھی یہ ثابت ہو جائے کہ یہ دلیل شرعی کے مخالف ہے تو اس میں تبدیل ہو سکتی ہے۔

لیکن اللہ تعالی کے احکامات اور اسکا دین قابل تغییر اور تبدیل نہیں تو طلباء پر واجب یہ ہے کہ وہ اپنی کلام کی حفاظت کریں اور سوچ سمجھ کر بولیں اور اہل اھواء اور خواہشات کے پیروکاروں اور باطل نظریات کے حامل لوگوں کے لئے کوئی رخنہ نہ چھوڑیں تاکہ وہ اسے استعمال کریں کیونکہ طلباء علماء کی زبان بولتے ہیں اور دینی معاملات میں ان کی بات بطور حجت مانی جاتی ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ پر رحمتوں کا نزول فرمائے آمین۔